AL-IDAH
Published by
SHAYKH ZAYED ISLAMIC CENTRE
UNIVERSITY OF PESHAWAR
PESHAWAR PAKISTAN
ISSN (Print) : 2075-0307
ISSN (Online) : 2664-3375
OPEN ACCESS
الإیضاح
شیخ زاید مرکز اسلامی جامعہ پشاور
www.al-idah.szic.pk
JAN-JUNE 2021
VOL:39 ISSUE:1

اسلامی قوانین اور اقوام متحدہ کا منشور برائے اقلیتی حقوق ۱۹۹۲ میں اقلیتوں کے حقوق کا تقابلی جائزہ

Minorities Rights in Islamic Laws and United Nations Convention of Minorities (A Comparative Study)

Author(s): **1. Dr. Muhammad Muddasar**

Lecturer Govt Graduate College for Boys , Dinga,Gujrat,
Email: muddasarwarraich22@gmail.com

2. Dr. Riaz Ahmad Saeed

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad, Email: drriazsaeed@gmail.com

Issue:
http://al-idah.szic.pk/index.php/al-idah/issue/view/34

URL:
http://al-idah.szic.pk/index.php/al-idah/article/view/565.

Citation: *Muhammad Muddasar and Saeed, R.A. 2021. Minorities Rights in Islamic Laws and United Nations Convention of Minorties (A Comparative Study) . Al-Idah . 39, - 1 (Jun. 2021), 187 - 207.*

Publisher: *Shaykh Zayed Islamic Centre, University of Peshawar, Al-Idah – Vol: 39 Issue: 1 / Jan – June 2021/ P. 187 - 207.*

Article DOI:
https://doi.org/10.37556/al-idah.039.01.0565

Received on: 09 – March - 2021
Accepted on: 28 – April - 2021
Published on: 30 – June - 2021

CC BY
Islamic Research Index
Crossref
DOAJ DIRECTORY OF OPEN ACCESS JOURNALS
INTERNATIONAL Scientific Indexing
INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL

Abstract:
Islam seeks to establish such a society where all citizens of the state enjoy equal rights and religion does not become the basis for any discrimination. Islamic law holds both Muslims and non-Muslims equal and no superiority or privilege is given to the Muslims on any ground. It is the fundamental principle of Islamic law that it enjoins the similar rights and duties on both Muslim and non-Muslim citizens without any discrimination. Islam ordains people to worship Allah Almighty but it does not coerce followers of other religions to accept Islam and change their creed. The United Nations recognize that minority rights are essential to protect those who wish to preserve and develop values and practices which they share with other members of their community. The United Nations has gradually developed a number of norms, procedures and mechanisms concerned with minority issues, and the 1992 United Nations Declaration on the Rights of Persons belonging to National or Ethnic, Religious and Linguistic Minorities was approved as the fundamental instrument that guides nations towards minorities rights. In this article the effort were mad to compare the UN charter of minority rights. The comparative and analytical research methodology was adopted in this research. It is perceived from the study that the UN charter and Islamic law has some similarities about minority rights because it seems basic teachings of this charter of Minorities has been driven from Islamic Law. It is recommended that laws are good but there is need to improve and set practical actions to ensure minorities rights in member countries.

Key Words*:*
Minorities, Fundamental rights, Islamic Laws, UN charter of 1992, comparison

تمہید:

اسلام ایسے معاشرے کی تشکیل چاہتا ہے جہاں ریاست کے تمام شہریوں کو بحیثیت انسان برابر کے حقوق حاصل ہوں قطع نظر ان کے مذہب اور عقیدہ کے۔ اسلامی قانون کے مطابق مسلمان شہری کو غیر مسلم شہری پر کوئی ترجیح حاصل نہیں، ان دونوں کو ایک جیسے حقوق حاصل ہیں اور ان پر ریاست کی طرف سے ایک جیسی ذمہ داریاں ہیں سوائے چند مستثنیات کے۔ غیر مسلم شہری ہر وہ کاروبار کر سکتے ہیں جن کی مسلمانوں کو اجازت ہے اس کے علاوہ ان کے مذہب میں جو کاروبار جائز ہیں مگر اسلام میں وہ حرام ہیں ان کو وہ بھی اختیار کرنے کی اجازت ہے جیسا کہ شراب کا پیشہ اختیار کرنا۔ اسلام مسلمانوں کو احکاماتِ خداوندی پر عمل پیرا ہونے کی سختی سے ہدایت کرتا ہے مگر کسی غیر مسلم کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ اسلامی ریاست اقلیتوں کے دفاع کی

بھی ذمہ دار ہے ان کو دفاعی خدمت کے لیے مجبور کرنا جائز نہیں ہے۔ معذوری کی صورت میں اسلامی ریاست ان کی معاشی کفالت کی بھی پابند ہے۔

اقوامِ متحدہ نے اقلیتوں کے حقوق کے لیے ۱۹۹۲ میں قانون پاس کیا۔ مگر اسلام نے اقلیتوں کو آج سے ساڑھے چودہ سو سال قبل ہی حقوق عطا کر دیئے تھے۔ اس تحقیقی مقالہ میں اسلام میں اقلیتوں کو جو حقوق حاصل ہیں، ان کا اقوامِ متحدہ کی طرف سے دئے گئے حقوق کے ساتھ تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اسلام کے حقوق اقلیات کا اقوام متحدہ کے اقلیتوں کے حقوق کیساتھ تقابل کرنا ایسے ہی ہے جیسے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی اصلی شکل وصورت کا شیشے میں نظر آنے والے عکس سے تقابل کیا جائے۔ پھر اصلی شکل وصورت کا یا تو انکار کر دیا جائے یا پھر اس میں عیوب و نقائص نکال کر عکس کو اصل پر ترجیح دی جائے۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ انسانی حقوق کے حوالے سے اسلامی قوانین اصل اور جڑ ہیں اور مغربی قوانین اسلامی قوانین کی نقل اور عکس ہیں۔ کیونکہ اسلام کے انسانی حقوق کے تمام قوانین اور ان کی تفصیلات اور تمام انسانی حقوق کا جامع چارٹر پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ نے آج سے چودہ سو سال قبل عطا کر دیا تھا۔

حضور ﷺ نے انسانی حقوق کی تمام جزئیات کی بھی وضاحت کر دی تھی جبکہ مغربی دنیا گیارھویں صدی میں جا کر انسانی حقوق کی اصطلاح سے روشناس ہوئی۔ مغرب کا دعویٰ ہے کہ انسانی حقوق نسلِ انسانی کو ہم نے عطا کیے ہیں اس سے قبل ان کا وجود نہ تھا۔ اب ایسے لگتا ہے کہ جدید تہذیبیں اور مغرب زدہ ذہن مغربی میڈیا کے پروپیگنڈہ میں آ کر انسانی حقوق کے اصل حقائق کو بھول چکا ہے۔ لہٰذا اسلامی اور مغربی حقوق اقلیات میں تقابل کے ذریعے یہ باور کرانا مقصود ہے کہ انسانی حقوق کے وارث اہل مغرب نہیں بلکہ ان کے بیان کردہ حقوق کی فہرست اور منظور کردہ منشورات تو میثاق مدینہ اور خطبہ حجۃالوداع میں عطا کیے گئے انسانی حقوق کا عکس اور نقل ہیں۔

اس تحقیقی مقالہ میں اسلام میں اقلیتوں کے حقوق کا مغرب میں اقلیتوں کے حقوق کے ساتھ موازنہ کیا گیا ہے۔ بالخصوص اسلامی اقلیتی حقوق کا اقوام متحدہ کے منشور برائے اقلیتی حقوق کے ساتھ موازنہ کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ موضوع وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ جس سے ایک طرف ہمیں اسلام کے عطا کردہ حقوق کو سمجھنے کا موقع ملے گا جبکہ دوسری طرف اقوام متحدہ کے حقوق کو بیان کیا جائے گا۔

موضوع پر سابقہ تحقیقی کام (Literature Review) :

اسلام میں اقلیتوں کے حقوق کا عنوان بہت اہم موضوع ہے۔ ہر دور میں اس پہلو پر اہلِ علم نے قلم اٹھایا ہے اور اس پر بات کی ہے۔ مسلمان اہل علم و قلم کے لئیے یہ موضوع بالکل نیا نہیں ہے۔ قرآن، حدیث، سیرت اور اسلامی فقہ و تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔ پاکستان میں بھی اس موضوع پر کافی کام ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ اس پر ایم فل، پی۔ ایچ۔ ڈی کے مقالہ جات لکھے گئے ہیں، کتب اور تحقیقی مقالات لکھے گئے ہیں۔ سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر مختلف رپورٹس شائع ہوئی ہیں۔ اس حوالے سے اہم تحقیقی کام کا جائزہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

اہم مقالہ جات:

۱۔ "حقوق غير المسلمين وواجباتهم في الدولة الاسلامية'' غازی عمر فاروق بن سید علی غازی، کلیۃ الشریعۃ و القانون انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد، ۱۹۹۳

۲۔ ''اسلام اور مغرب کا تصورِ انسانی حقوق'' حبیب احمد منہاس، شعبہ تقابل ادیان و ثقافتِ اسلامی، سندھ یونیورسٹی، جام شورو، ۲۰۰۸

۳۔ "پیغمبر اسلام اور مستشرقین مغرب کا انداز فکر"، عبدالقادر جیلانی، ڈاکٹر، بیت الحکمت، لاہور۔

اردو میں اہم کتب:

۱۔ اسلام اور مغرب، سعید الرحمان اعظمی ندوی، انسٹیٹیوٹ آف آبجیکٹو اسٹڈیز، نئی دہلی، ۰۹ جولائی ۲۰۱۷ء

۲۔ اسلام اور مغربی تصورِ قانون کا تقابلی جائزہ، ڈاکٹر محمد طاہر القادری، مطبع نوید یونس پرنٹرز، لاہور، فروری ۱۹۸۸۔

۳۔ أحكام الذميين و المستامنين فى دار الاسلام، دکتور عبد الکریم زیدان، الدکتور، جامعۃ بغداد، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۳۸۲ھ۔

۴۔ الاسلام و أهل الذمة، علی حسن الخربوطلی، الدکتور، المجلس الاعلیٰ للشئون الاسلامیۃ، القاہرۃ۔

۵۔ اسلام اور اقلیتیں، خالد علوی ڈاکٹر، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔

انگلش میں اہم کتب:

1. Arnold M. Rose, and Carline B. Rose, Minority Problems, Harper and Row Publisher New York, 1991.
2. Browlie Ian, Basic Documents on Human Rights, Clarendon Press, Oxford, 1971.
3. Jack Censer and Lynn Hunt, Liberty, Equality, Fraternity: Exploring the French Revolution (University Park: Penn State University Press, 2001)
4. Arlonde Rose and Carline B.Rose, Minority Problems, Harper and RowPublisher, New York, 2005.

انگریزی میں اہم آرٹیکلز:

1- Sami A. Aldeeb Abu- Sahlieh, Human Rights Conflicts Between Islam and the West, (Third World Legal Studies) volume 9 police, security forces and human rights in the third world, 01-11-1990

2- Heiner Bielefeldt, Western versus Islamic Human Rights Conceptions,(Political Theory) volume28, Feb,2000

اسلام اور مغرب کے تصورِ انسانی حقوق پر بھی کام ہوا ہے مگر بالواسطہ اس موضوع کو زیرِ بحث نہیں لایا گیا۔اس موضوع پر کام اس وجہ سے بھی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ مغرب خود کو انسانی حقوق کا چیمپئن خیال کرتا ہے۔ مغربی ممالک اسلام اور مسلمانوں کے خلاف حقوق کے معاملے پر بھی منفی پروپیگنڈہ کرتے ہیں اس لیے اس موضوع پر مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔مزید یہ کہ اس وقت پوری دنیا میں اقلیتیں مختلف مسائل کا شکار ہیں ان حالات میں ان موضوعات پر کام کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ لہٰذا ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ یہ تحقیقی مقالہ بعنوان: "اسلامی قوانین اور اقوامِ متحدہ کا منشور برائے اقلیتی حقوق ۱۹۹۲ میں اقلیتوں کے حقوق کا تقابلی جائزہ" اس حوالے سے ایک اہم پیش رفت ثابت ہو گا۔

مغربی تصورِ اقلیت:

مغربی تصورِ اقلیت کا بنیادی انحصار عددی قلّت یا کثرت پر ہے جیسا کہ:

آکسفورڈ انگلش ڈکشنری میں Jonathan Crownth نے لفظ Minority کی اصطلاحی تعریف یوں کی ہے۔

A small group in a community or nation, differing from others in race, religion, language etc.[1]

ترجمہ: کسی معاشرے یا قوم میں بسنے والے افراد کا وہ چھوٹا گروہ جو نسل، مذہب اور زبان وغیرہ میں بڑے گروہ سے مختلف ہوں The world book Encyclopedia کے مقالہ نگار W.D.H نے اقلیت کی تعریف میں کچھ وسعت پیدا کی ہے۔

"People of racial, religious or cultural groups sometimes preserve their own way of life while they are living in a land that is controlled by large groups".[2]

ترجمہ: کسی خطے میں بسنے والے لوگوں کا ایسا چھوٹا گروہ جو نہ صرف مذہبی، لسانی اور نسلی اعتبار سے اکثریت سے مختلف ہو بلکہ اپنے مذہب، عقائد اور نسل کی حفاظت بھی کر سکے، تاکہ اکثریت اس پر اثر انداز نہ ہو۔

Francesco Capotorti کے مطابق:

> "A group numerically inferior to the rest of the population of state, in a non dominant position, whose members being nationals of the state posses ethnic, religious or linguistic characteristics differing from those of the rest of the population and show, if only implietly, maintain sense of traditions, religion or Language[3]".

ترجمہ: ایسا گروہ جو تعداد میں ریاست کی باقی رعایا سے کم ہو اور غالب نہ ہو اور ریاست کے شہری ہونے کی حیثیت سے وہ اپنی خاص علاقائی، مذہبی اور زبانی خصوصیات کا مالک ہو جو ریاست کی باقی آبادی سے مختلف اور مکمل طور پر اپنی الگ روایات، مذہب اور زبان کا مالک ہو۔

مندرجہ بالا تعریفات کی رو سے اقلیت سے مراد کسی ملک، ریاست یا خطے میں بسنے والے افراد کا ایسا چھوٹا گروہ ہے جو مذہب، عقائد، زبان، رنگ و نسل کے اعتبار سے اکثریت سے تعداد میں کم اور منفرد ہو، مولانا ابو الکلام آزاد اقلیت کے بارے میں رقم طراز ہیں:

"یہ گروہ صرف تعداد میں کم نہ ہو بلکہ صلاحیت اور کارکردگی میں بھی اس قدر کمزور ہو کہ اپنے دفاع کیلئے اکثریت کا محتاج ہو"۔[۴]

اسلام کا تصورِ اقلیت:

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر پہلو میں مکمل رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام کسی خاص قوم، علاقے اور نسل کے لیے نہیں ہے۔ اسلام تمام انسانوں کو مخاطب کرتا ہے اور یہ تا قیامت تمام لوگوں کی ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ ہے اسلامی نقطہ نظر سے نسلی اور لسانی بنیادوں پر انسانوں کی تفریق اور اس پر مبنی اکثریت و اقلیت کا تصور قابل قبول نہیں ہے۔ اسلام کے نزدیک نسلی و لسانی اختلافات تفریق و امتیاز نہیں بلکہ یہ شناخت کا ذریعہ ہیں۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے۔

﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۤىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾-[۵]

ترجمہ: لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو اور اللہ کے نزدیک تم میں عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا ہے اور سب سے خبر دار ہے۔

اس پیغام سے واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام نسلی و لسانی یا عددی اقلیت کی بنا پر کسی گروہ کو حقوق سے محروم نہیں کرتا اسلامی ریاست چونکہ ایک نظریاتی ریاست ہے اس لئے اس میں اکثریت اور اقلیت کی بنیاد پر حقوق و فرائض کا تعین نہیں ہوتا۔ کیونکہ جدید معاشرہ انسانوں کو نسلی و لسانی اور جغرافیائی حدود کے اعتبار سے تقسیم کرتا ہے اس لیے جدید قومیت میں تمام وہ گروہ جو اکثریت سے کسی بنا پر مختلف ہوں اقلیت کہلاتے ہیں اور اکثریتی گروہ کی نسلی شناخت کو قومی شناخت قرار دے کر باقی گروہوں کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ قومی شناخت کو اپنا کر اپنی شناخت کو کھو دیں جو کہ اقلیتوں کے ساتھ ایک بہت بڑی زیادتی ہے۔ اسلام نسلی و لسانی امتیاز و تفریق کی پالیسی کے سخت خلاف ہے۔ اسلام وحدت نسل انسانی کے نظریہ کا قائل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَاۗءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاۗءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا﴾[6]

ترجمہ: لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جاندار سے پیدا کیا اور ان دونوں سے بکثرت مرد اور عورتیں پھیلادیے اور تم اللہ تعالی سے ڈرو جس کے نام سے ایک دوسرے سے سوال کیا کرتے ہو اور قرابت سے بھی۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہیں دیکھ رہاہے۔

آنحضور کا فرمان گرامی ہے۔

«الْخَلْقُ عِيَالُ اللَّهِ، فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلَى عِيَالِهِ»[7] ترجمہ: ساری مخلوق خدا کا کنبہ ہے اور اس کے نزدیک سب سے پسندیدہ وہ ہے جو اس کے کنبہ سے بھلائی کرے۔

یعنی اسلام کی نظر میں تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں لہٰذا کسی کو دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں۔ عددی کمی یا زیادتی کی بناپر حقوق میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ ایک سیاسی ڈھانچے میں رہنے والے تمام افراد ہر لحاظ سے برابر ہوں گے چاہے ان کی زبان، نسل یا علاقے مختلف ہی کیوں نہ ہوں۔ ملکی قانون کے اعتبار سے سب برابر درجے کے شہری ہوں گے۔ اسلام کے نزدیک انسان کی تخلیق کا مقصد خدا کی عبادت ہے لہٰذا مذہب ہی انسان کی اصلی شناخت اور رب سے تعلق کا ذریعہ ہے۔ اس بناپر اسلام انسانوں میں تفریق کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾[8]

ترجمہ: وہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر کوئی تم میں کافر ہے اور کوئی مومن ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھتا ہے۔

لہٰذا اگر اسلامی حکومت کے علاقے میں غیر مسلم آباد ہوں چاہے وہ نسل در نسل اسی علاقے میں رہ رہے ہوں، چاہے انکی تعداد وہاں آباد غالب مسلمانوں سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو وہ پھر بھی اقلیت کہلائیں گے۔ کیونکہ تاریخ کے مطالعہ سے ہمیں علم ہوتا ہے کہ بہت سے ایسے علاقے جہاں اسلام غالب قوت رہا وہاں عددی اکثریت غیر مسلموں کی تھی اس کے باوجود ان کو اقلیت تصور کیا جاتا تھا کیونکہ اسلامی ریاست ایک نظریاتی ریاست ہوتی ہے جوکہ قومی ریاست سے مختلف ہوتی ہے۔ تاریخ انسانی کے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ عصر جدید میں قومی ریاستوں کے اندر ہمیشہ اکثریت نے اقلیتوں کا استحصال کیا ہے اور کبھی بھی اقلیت ایسی ریاستوں میں اپنی انفرادی شناخت کو برقرار نہیں رکھ سکی لیکن اسلامی ریاست ان تمام لوگوں کے حقوق کا تحفظ کرتی ہے جو اسلام کو

نہیں مانتے اور انفرادی پہچان کو ہمیشہ برقرار رکھتی ہے۔اکثریت کو کسی بھی انداز سے اقلیت کو متاثر کرنے کی اجازت نہیں دیتی مسلمانوں کی تاریخ میں دارالاسلام کے اندر رہنے والے غیر مسلموں کیلئے اقلیت کی بجائے ایک مذہبی گروہ کی اصطلاح استعمال ہوتی رہی ہے۔

اقوام متحدہ کے اقلیتوں کے حقوق کے چارٹر کا اسلام میں اقلیتوں کے حقوق کیساتھ تقابلی جائزہ:

اقوام متحدہ کا چارٹر برائے اقلیتی حقوق[۹] ۱۹۹۲ جدید دور میں انسانی حقوق کی ایک اہم ترین دستاویز ہے۔اقوامِ متحدہ کا قیام دوسری جنگِ عظیم کے بعد ۱۹۴۵ میں ہوا، اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کے بعد بین الاقوامی تنازعات کا مل بیٹھ کر باہمی اتفاق رائے سے حل نکالا جائے تاکہ اس کے بعد دنیا کو اس طرح کے نقصان دہ حادثات سے بچایا جاسکے۔ اقوامِ متحدہ نے اپنے قیام سے لے کر اب تک بین الاقوامی سطح پر بنیادی انسانی حقوق کے لیے بہت سے چارٹرز آف رائٹس پاس کیے ہیں۔ جن میں بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کے بارے زور دیا گیا۔اقلیتوں کے متعلق قانون سازی کے سلسلے میں اقوام متحدہ نے ۱۸ دسمبر ۱۹۹۲ء میں ایک ڈیکلریشن پاس کیا۔ جسے قومی، علاقائی اور مذہبی اقلیتوں کے حقوق کے ڈیکلریشن کا نام دیا گیا۔اس میں بین الاقوامی سطح پر موجود اقلیتوں کے حقوق کے ذکر کرنے کے ساتھ بتایا گیا کہ اقلیت سے مراد کون سے لوگ ہوتے ہیں۔ اگر حقیقت میں دیکھا جائے تو اس چارٹر میں قریب قریب انھی چیزوں کا ذکر کیا گیا جن حقوق کا ذکر آپ ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے خطبہ حجۃ الوداع میں ذکر ارشاد فرمادیا تھا۔اس چارٹر کا تقابل اسلام میں اقلیتوں کے حقوق سے کیا جائے گا۔ یہ ڈیکلریشن نو آرٹیکلز پر مشتمل ہے۔ ہر آرٹیکل کا الگ الگ تقابل پیش کیا جائے گا۔

اس چارٹر کو اقوام متحدہ کی اصطلاح میں "عالمی منشور برائے قومی، مذہبی، علاقائی، لسانی اقلیتوں کے حقوق ۱۹۹۲" کہا جاتا ہے۔

Declaration of the rights of Persons belonging to National or Ethnic, Religious and Linguistic Minorities, 1992."[10]

آرٹیکل-۱:

جداگانہ مذہبی تشخص کا حق:

(1) "States shall protect the existence and the national or Ethnic, cultural, religious and linguistics identity of minorities within their respective territories and shall encourage conditions for the promotion of the identity."

تمام ریاستیں اقلیتوں کے وجود کے تحفظ کو یقینی بنائیں گی اور ان کی اخلاقی، قومی، ثقافتی، مذہبی اور زبانی شناختوں کو ان کے متعلقہ علاقائی رسم و رواج کے مطابق تحفظ دیں گی اور ان کی شناخت کے لئے حالات کو سازگار بنائیں گی۔

(2) States shall adopt appropriate legislative and others measures to archive those ends.[11]

ریاستیں اس انداز میں قانون سازی اور دیگر اقدامات کریں گی کہ یہ مقاصد حاصل ہو سکیں۔

مماثلت:

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے یہ انسانوں کو عددی اقلیت یا اکثریت کے پیمانوں سے نہیں ناپتا بلکہ اصولوں اور وابستگیوں کے حوالے سے شناخت کرتا ہے زبان اور رنگ و نسل کا اختلاف تو قدرتِ الٰہی کا کرشمہ ہے۔

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ﴾[۱۲]

ترجمہ: اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا جدا جدا ہونا اہل دانش کے لئے ان (باتوں) میں (بہت سی) نشانیاں ہی ہیں۔

اس آیت کریمہ میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ رنگوں اور زبانوں کا تنوع اور نسل انسانی کے ظاہری اختلافات ان میں مستقل تفریق وامتیاز کا باعث نہیں ہیں اس بنا پر نسل انسانی کے مختلف گروہوں کے لئے عزوشرف اور تحقیر وتذلیل کے معیارات مقرر کرنا درست نہیں ہے۔ اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ اکثریتی گروہ کی نسلی شناخت کو قومی شناخت قرار دے کر باقی تمام گروہوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ اس شناخت کو اپنا کر اپنی شناخت ختم کر دیں ویسے بھی اسلام نے رنگ، نسل، قبیلے، خاندان یا کسی بھی مادی سبب کی وجہ سے کسی انسان کو دوسرے انسان پر کوئی فضیلت نہیں دی۔ یہ چیزیں محض پہچان کا سبب ہیں۔ ارشاد الٰہی ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ﴾[۱۳]

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک (ہی) مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور کنبے قبیلے بنا دیئے ہیں اس لئے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو، اللہ کے نزدیک تم سب میں با عزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔

اس میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ تمام انسانوں کی اصل ایک ہی ہے۔ یہ رنگ، نسل اور زبانیں محض پہچان کا ذریعہ ہیں نہ کہ عزت وافتخار کا۔

اسی بات کو حضور ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر یوں بیان فرمایا:

«لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا أَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ»[۱۴]

ترجمہ: کسی عربی کو کسی عجمی پر اور نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر، نہ کسی سفید رنگ والے کو کسی سیاہ رنگ والے پر اور نہ کسی سیاہ رنگ والے کو کسی سفید رنگ والے پر کوئی فضیلت حاصل ہے۔

یعنی بحیثیت انسان سب برابر و محترم ہیں۔ اہل یونان اور ہنود کے فلاسفہ کے اقوال کی طرح انسانیت کو طبقات میں تقسیم نہیں کیا کہ فلاں طبقہ سونے سے فلاں چاندی، لوہے اور پیتل سے پیدا کیا گیا بلکہ تمام انسان محترم و مکرم ہیں۔ یہ شناختیں فطری ہیں اور انہیں الگ پہچان کا ذریعہ رہنے دینا چاہیئے۔ اقوام متحدہ نے اقلیتوں کی الگ شناخت کا اور شناخت کے تحفظ کا جو قانون ۱۹۹۲ء میں پاس کیا اسلام نے یہ حق آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے ہی دے دیا تھا۔

آرٹیکل ۲:

مذہبی حقوق کے تحفظ کا حق:

"Persons belonging to national or ethnic, religious and linguistic minorities have the right to enjoy their own culture, to profess and practice their own religion, and to use their own language, in private and public freely and without or any form of discrimination"[15]

ترجمہ: ایسے افراد جو قومی وعلاقائی، مذہبی اور زبانی اقلیتوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مذہب کے مطابق عملی زندگی گزار سکتے ہیں اور آزادانہ طور پر ذاتی زندگی میں اور پبلک مقامات پر اپنی زبان کا استعمال کر سکتے ہیں بغیر کسی مداخلت اور امتیازی سلوک کے۔

مندرجہ بالا آرٹیکل کی شق نمبر ۱ تا ۵ میں دو اہم باتوں کا ذکر کیا گیا ہے: زبان اور مذہب کی آزادی کا جبکہ اسلام کا اس بارے نظریہ یہ ہے:

۱) ہر شخص کو ضمیر کی آزادی اور اپنے مذہب کے مطابق عبادت و پرستش کا حق دیتا ہے۔
۲) ہر شخص کو مقررہ حدود کے اندر رہ کر اپنے عقائد کی مکمل آزادی کا حق حاصل ہے۔
۳) اسلامی قانون کے تحت غیر مسلموں کے اپنے مذہبی حقوق سے محروم ہونے کا کوئی امکان نہیں کیونکہ ان کے مذہبی اور ذاتی معاملات کو واضح قانونی شقوں میں تحفظ دیا گیا ہے۔
۴) اسلام کسی حالت میں بھی اجازت نہیں دیتا کہ اقلیتوں کو مذہب اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا جائے۔

اسلام نے اقلیتوں کو مکمل مذہبی آزادی دی ہے۔ اسلامی ریاست میں رہتے ہوئے ہر شہری اپنے مذہب اور عقیدے کے مطابق آزادانہ زندگی بسر کرسکتا ہے اسے اور اسلام قبول کرنے پر ہرگز بھی مجبور نہیں کیا جائے گا۔

مماثلت:

قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

﴿لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ﴾[16] ترجمہ: دین میں کوئی جبر نہیں بے شک ہدایت گمراہی سے واضح طور پر ممتاز ہو چکی ہے۔

حضور ﷺ نے جب ریاست مدینہ کی بنیاد رکھی تو وہاں یہود بطور اقلیت آباد تھے۔ حضور ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا:

«لِلْيَهُودِ دِينُهُمْ وَلِلْمُؤْمِنِينَ دِينُهُمْ»[17] ترجمہ: یہودی اپنے دین کے مطابق زندگی گزاریں گے اور مسلمان اپنے دین کے مطابق۔

غیر مسلم خالصتا اسلامی شہروں کے علاوہ اپنے شہروں میں جو اسلامی ریاست کے ماتحت ہوں اپنے مذہبی شعائر کا اظہار بھی کر سکتے ہیں۔ علامہ کاسانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے:

(لا يمنعون من الظهار شئ مما ذكرنا من بيع الخمر والخنزير والصليب وضرب الناقوس فى قرية او موضع ليس من أمصار المسليمن ولو كان فيه عددكثير من المسليمن)[18]

ترجمہ: جو بستیاں امصار مسلمین میں سے نہیں ہیں ان میں ذمیوں کو خراج اور شراب بیچنے، صلیب نکالنے اور ناقوس بجانے سے نہیں روکا جائے گا۔ خواہ وہاں مسلمانوں کی کثیر تعداد موجود ہو۔

آرٹیکل ۳:

حقوق کا آزادانہ استعمال:

(1) “Persons belonging to minorities may exercise their rights, including those set forth in the present declaration, individually as well as in community without other members of their group without any Discrimination.

(2) No disadvantage shall result for any person belonging to minority as the consequence of the exercise or non-exercise of the rights set for in the present declaration.[19]”.

۱) اقلیتی گروہوں سے تعلق رکھنے والے افراد اپنے حقوق استعمال کر سکتے ہیں ان حقوق سمیت جو ڈیکلریشن میں ان کو دیئے گئے ہیں ذاتی طور پر بھی اور کمیونٹی میں اپنے گروہ کے دوسرے افراد کے ساتھ بھی بغیر کسی امتیازی سلوک کے۔

۲) اقلیتی گروہوں کے ساتھ تعلق رکھنے والے افراد کو اس ڈیکلریشن میں دیئے جانے والے حقوق کے استعمال کرنے یا نہ کرنے پر کسی نقصان کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

اس آرٹیکل کی دونوں شقوں میں کسی خاص نئی بات کا تو ذکر نہیں کیا گیا بلکہ اس بات کی تاکید واعادہ کیا گیا ہے کہ اقلیتوں کو جو حقوق عطا کئے گئے ہیں وہ ان کا آزادانہ استعمال کر سکتے ہیں۔

اسلام نے اقلیتوں کو مکمل مذہبی آزادی عطا کی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اسلامی ریاست میں رہتے ہوئے اپنی مرضی سے اسلام کی بجائے کوئی اور مذہب بھی قبول کر سکتے ہیں۔ احناف اور مالکیہ کا فتویٰ ہے۔

> يقولون باقرارهم مطلقا سواء انتقلوا إلى دين كتابى أو غيره وسواء انتقلوا إلى دين كتابى أو غيره وسواء انتقلوا إلى دين مساو لدينهم أو أدنىٰ منه او أعلى لأن الكفر ملة واحدة[۲۰]

> ترجمہ: (مالکیہ کے نزدیک) ذمی چاہے اہل کتاب یا ان کے (دین) کے علاوہ کوئی مذہب اپنالیں چاہے وہ دین ان کے سابقہ دین کے مساوی ہو یا ادنیٰ ہو یا اعلیٰ، اسے اجازت ہے کیونکہ سارا کفر ایک ہی جماعت ہے۔

آرٹیکل ۴:

معاشی حقوق:

(1) "States shall take measures where required to insure that person belonging to the minorities may exercise fully and effectively all their human rights and fundamental freedom without any discrimination and in full equality before law"3.

(2) "States should, where appropriate, take measures in the field of education, in order to encourage Knowledge of the history, tradition, language and culture of minorities existing within their territory".

(3) "States should consider appropriate measures so that persons belonging to minorities may participate fully in the economic progress and development in their country".[21]

۱) ریاستیں جہاں ضروری ہوگا وہاں ایسے اقدامات کریں گی تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ اقلیتی گروہ سے تعلق رکھنے والے افراد اپنے تمام انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں سے لطف اندوز ہو سکیں بغیر کسی امتیازی سلوک کے اور قانون کی نظر میں برابری کی سطح پر۔

۲) ریاستیں تعلیم کے میدان میں بھی اہم اقدامات کریں گی تاکہ ان کے علاقے میں موجود اقلیتوں کی تاریخی روایات، زبان اور کلچر کے علم کو فروغ ملے۔

۳) ریاستوں کو چاہیئے کہ مناسب اقدامات کریں تاکہ اقلیتی گروہ سے تعلق رکھنے والے افراد اپنے ملک کی معاشی ترقی اور خوشحالی میں بھرپور حصہ لے سکیں۔

آرٹیکل نمبر (۴) میں دو اہم حقوق کا ذکر کیا گیا ہے ان میں ایک تعلیم کا حصول اور دوسرا معاشی حق یعنی پیشے کے انتخاب میں آزادی ہے تاکہ وہ اپنی دلچسپی اور صلاحیت کے مطابق ملکی ترقی و خوشحالی میں حصہ لے سکیں۔

مماثلت و تخصص:

معاشی میدان میں اسلام نے ریاست کے اندر رہنے والے غیر مسلموں کو مکمل آزادی دی ہے وہ ہر کاروبار کر سکتے ہیں جو مسلمانوں کو کرنا جائز ہیں۔ صنعت، تجارت، زراعت اور دوسرے تمام پیشے جو مسلمان اختیار کر سکتے ہیں ان پر ایسی کوئی پابندی نہیں جو مسلمانوں پر ہو بلکہ ان کو مسلمانوں سے بھی زیادہ آزادی ہے کہ وہ کاروبار اور پیشے جو اسلام میں تو جائز نہیں مگر ان کے اپنے مذاہب میں ان کو اختیار کرنے سے نہیں روکا جاتا، چنانچہ اس ضمن میں وہ شراب کی خرید وفروخت کر سکتے ہیں ریاست اس میں مداخلت نہیں کرے گی۔

لہٰذا اگر کوئی مسلمان کسی ذمی کی شراب یا خنزیر کو نقصان پہنچاتا ہے تو وہ تاوان ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

(ویضمن المسلم قیمة خمره وخنزیره إذا تلفه)[۲۲] ترجمہ: مسلمان اس شراب اور سور کی قیمت ادا کرے گا اگر وہ اس کو تلف کردے۔

اسلام میں تعلیم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ پہلی وحی کا آغاز ہی تعلیم سے ہوا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾[۲۳] ترجمہ: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے تمہیں پیدا کیا۔

اور قرآن حکیم نے اہل علم کی فضیلت یوں بیان کی ہے۔

﴿وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾[۲۴] ترجمہ: اور صرف وہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں جو صاحب عقل ودانش ہیں۔

حضور ﷺ نے جب ریاست مدینہ کی بنیاد رکھی تو وہاں پر یہود بھی آباد تھے اور وہ اپنی مذہبی کتب کا مطالعہ بھی کرتے تھے۔ اور اپنی اولاد کو تعلیم بھی دیتے تھے۔ حضور ﷺ نے ان کو ایسا کرنے سے نہیں روکا۔

لہٰذا اسلامی ریاست اس بات کی پابند ہے کہ وہ تمام شہریوں کو بلا امتیاز تعلیم وتربیت کے مساوی مواقع فراہم کرے۔ اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہر شخص اپنی فطری صلاحیتوں کے مطابق تعلیم حاصل کرنے کا حقدار ہے۔ آج اہل مغرب نے اپنے شہریوں کو جو بنیادی انسانی حقوق عطا کیے ہیں، اسلام نے یہ حقوق آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے ہی عطا کر دیے تھے۔

آرٹیکل ۵:

جان کے تحفظ کا حق:

(1) "National policies and programmers shall be planned and implemented with due regard for the legitimate interests of persons belonging to minorities".

(2) “Programe of cooperation and assistance among states should be with due regard for planned and implemented with the legitimate persons belonging to minority interests”.[25]

۱) قومی سطح پر پالیسیاں اور پروگرام بناتے ہوئے اور ان کے نفاذ کے دوران اقلیتوں کے مفادات کو قانون کی حدود قیود میں رہتے ہوئے پیش نظر رکھا جائے۔

۲) ایسے پروگرامز کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے جن کا مقصد ریاستوں کے درمیان تعاون کو بڑھانا اور ایک دوسرے کی مدد کرنا ہو اور ان کے نفاذ کے دوران قانونی حدود وقیود میں رہتے ہوئے اقلیتوں کے مفادات کو پیش نظر رکھا جائے۔

اس آرٹیکل میں دوبارہ اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ ریاستیں ملکی سطح پر پروگرامز بناتے وقت اقلیتوں کے مفادات کو بھی مد نظر رکھیں۔ ایسا منصوبہ یا پالیسی نہ بنائی جائے جس سے اقلیتوں کے مفادات کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہو۔

تخصص:

یہ بات اسلام کی روح کے برعکس ہے کہ ریاست میں کوئی ایسا قانون بنایا جائے جس کا مقصد ایک طبقے کو نوازنا اور دوسرے کو محروم رکھنا ہو، قانون کی نظر میں اقلیت واکثریت برابر کے حقوق رکھتے ہیں جب کوئی غیر مسلم اسلامی ریاست کے قوانین کو قبول کرتے ہوئے اس میں قیام کرتا ہے تو اس کے لئے بھی وہی فرائض ہیں جو وہاں رہنے والے مسلمانوں پر لاگو ہیں اور اس کو مسلمانوں جیسے ہی حقوق بھی حاصل ہوتے ہیں۔

اس ضمن میں حضرت علیؓ کا قول ہے۔

(من كان له ذمتنا فدمه كدمنا، وديته كديتنا)[۲۶] ترجمہ: جو کوئی ہمارا ذمی ہو تو اس کا خون ہمارے خون کی طرح ہے اور اس کی دیت ہماری دیت کی طرح ہے۔

ایک اور روایت میں ہے۔

(إنما اقبلوا عقدة الذمة لتكون أموالهم كأموالنا ودمائهم كدمئنا)[۲۷]

ترجمہ: "انہوں نے عقد ذمہ اس لئے قبول کیا ہے کہ ان کے اموال ہماری طرح اور ان کے خون ہمارے خون کی طرح ہو جائیں"۔

آرٹیکل ۶:

تعاون واستعانت:

"States should cooperate on the question relating minorities, inter alia, exchanging information and experience, in order to promote mutual understanding and confidence".[28]

"ریاستوں کو چاہیے کہ اقلیتوں کے متعلق سوالات پر تعاون کریں جن کا مقصد معلومات اور تجربات کا تبادلہ ہو تاکہ ہم آہنگی اور اعتماد کو فروغ ملے"۔

موافقت:

اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ تمام انسانیت کے لئے، اسلام نے انسانوں کو جو حقوق عطا کیے ہیں وہ مذہب، رنگ، نسل یا عقیدے کی بنیاد پر نہیں ہیں بلکہ بحیثیت انسان ہیں۔ اختلاف مذہب کی بنیاد پر کسی کو حق سے محروم رکھنا اسلام کی تعلیمات کے منافی ہے کیونکہ اسلام کا تو مقصد ہی بھلائی اور خیر خواہی ہے۔

اسلام کی تعلیم تو یہ ہے۔

(لا ضرر ولا ضرار)[۲۹] ترجمہ: نہ ضرر پہنچے اور نہ ضرر پہنچایا جائے۔

اسلام معاشرتی زندگی میں تمام طبقات معاشرہ کے درمیان ہم آہنگی کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اسلام یہ پسند نہیں کرتا کہ اقلیتیں خود کو دوسرے درجے کا شہری خیال کریں۔ اسلام معاشرتی زندگی میں تمام افراد معاشرہ کو ایک ہی نگاہ سے دیکھتا ہے اسی لئے معاشرتی تعلقات کو فروغ دینے کے لئے فراخ دلانہ میل جول پر زور دیتا ہے۔

قرآن حکیم میں ہے۔

﴿وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ﴾[۳۰] ترجمہ: اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے۔

معاشرتی ہم آہنگی کے فروغ کے لئے اور افراد معاشرہ میں الفت و محبت کا رشتہ قائم کرنے کے لئے اگر کوئی ذمی آپ ﷺ کو کھانے کی دعوت دیتا تو آپ ﷺ اس کی دعوت قبول فرماتے۔

احکام القرآن میں امام رازیؒ نے نقل کیا ہے۔

(أن النبیﷺ أكل من الشاة المسمومة التى هديت إليه اليهودية)[۳۱] ترجمہ: نبی ﷺ نے ایک یہودیہ کا ہدیہ کیا ہوا گوشت کھایا جس میں زہر ملایا گیا تھا۔

آرٹیکل ۷:

عزت و تکریم کا حق:

"States should cooperate in order to promote respect for the rights set forth in the present, declaration".[32]

ترجمہ: اس ڈیکلریشن میں اقلیتوں کو جو حقوق دیئے گئے ہیں تاکہ انہیں مناسب مقام دیا جاسکے۔ اس کے لئے ریاستوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ تعاون کریں۔

اقلیتوں کو معاشرے میں باعزت مقام دینے کے لئے ریاستی انتظامیہ کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ ایسے اقدامات کریں۔ جبکہ اسلام اقلیتوں کو کس طرح ایک باعزت مقام دیتا ہے، اس دلیل سے واضح ہو جاتا ہے۔

مماثلت:

ایک دفعہ حبشہ سے عیسائیوں کا ایک وفد حضور ﷺ کے پاس مسجد نبوی ﷺ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ان کی مہمان نوازی کی ذمہ داری خود لیتے ہوئے فرمایا:

"إنهم كانوا لأصحابنا مكرمين وإني أحب أن أكافئهم"[۳۳]

ترجمہ: یہ لوگ اپنے ساتھیوں کے لئے ممتاز حیثیت رکھتے ہیں لہٰذا میں نے پسند کیا کہ میں خود ان کی مہمان نوازی کروں۔

چونکہ اسلام شرف انسانیت کا علمبردار ہے اسلام نے کوئی ایسا ضابطہ یا اصول روا نہیں رکھا جو شرف انسانیت کے منافی ہو۔ اسلام نے ساڑھے چودہ سو سال پہلے ہی اقلیتوں کو وہ تمام حقوق دے دیئے جن کا آج کے مثالی معاشرے میں تصور کیا جاسکتا ہے۔ اسلام نے یہ حقوق صرف کاغذی حد تک نہیں دیئے بلکہ ان کا عملی نفاذ رہا۔

اقلیتوں کو جو حقوق اسلامی ریاست میں حاصل ہوتے ہیں یہ کسی فرد یا ادارے کے طرف سے نہیں ہوتے بلکہ یہ آسمانی قانون کا حصہ ہیں لہٰذا کوئی دنیاوی قوت ان میں کمی یا تعطل کا فیصلہ نہیں کرسکتی اور جو ریاست اللہ کے قانون سے انحراف کرے اور لوگوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کردے، قرآن میں اس کے لئے سخت وعید ہے۔

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾[٣٤] ترجمہ: اور جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ وحکومت نہیں کرتے وہ ہی ظالم ہیں۔

آرٹیکل ۸:

اقلیتوں کے حقوق اور ریاستوں کی ذمہ داری:

(1) "Nothing in the present declaration shall prevent the fulfillment of international obligations of states in relation to person belonging to minorities in particular, states shall fulfill in good faith the obligations and commitments they have assumed under international treaties and agreements to which they are parties.

(2) Measures taken by states to ensure to effective enjoyment of the rights set forth in the present declaration shall not prima facie be considered contrary to the principal of equality contained in the universal declaration of human Rights.

(3) Nothing in the present declaration may be construed as permitting any activity contrary to the purposes and principal of the United Nations, including sovereign equality, territorial integrity and political independence of states ".[35]

۱) موجودہ ڈیکلریشن کے مطابق ریاستوں کی بین الاقوامی ذمہ داریاں جو اقلیتوں کے حقوق سے متعلق ہیں، ان کی بجاآواری سے کوئی بھی چیز باز نہیں رکھے گی۔

۲) ریاستیں خاص طور پر ان پابندیوں اور وعدوں کی تکمیل کریں گی جن کو انہوں نے بین الاقوامی اعلانات اور معاہدات میں قبول کیا ہے جس کی وہ شراکت دار ہیں۔

۳) اس معاہدے میں طے شدہ حقوق کے ضمن میں ریاستوں کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات تاکہ ان حقوق سے بہتر طور پر مستفید ہوا جائے۔ ان کو پہلے سے پاس کردہ انسانی حقوق کے بین الاقوامی ڈیکلریشن کے اصول مساوات کے برعکس خیال نہیں کیا جائے گا۔

۴) موجودہ ڈیکلریشن سے کوئی بھی ایسا مفہوم نہیں نکالا جائے گا جو اسکی ایسی سرگرمی کی اجازت کا ہو جو اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصولوں کے برعکس ہو بشمول حکومتی مساوات، ملکی سالمیت، اور ریاستوں کی سیاسی آزادی۔

مماثلت:

اسلام نے نسب، ذات، رنگ، قومیت، جنس، زبان، عقیدے، علاقے اور وطن کا امتیاز کیے بنا تمام انسانوں کو سماجی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی مساوات کا حق دیا ہے۔

قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

﴿یَاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْااِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ﴾[۳۶]

ترجمہ: اے لوگو ہم نے تمہیں ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہارے خاندان اور قومیں بنائی ہیں تاکہ تمہیں آپس میں پہچان ہو بیشک زیادہ عزت والا تم میں سے اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا خبر دار ہے۔

اسلام نے خونی رشتہ کو بنیاد بنا کر پوری کائنات کے انسانوں کو اس میں جوڑ دیا اور بتا دیا ہے کہ تم ایک ماں باپ کی اولاد ہو لہٰذا تم سب کو ایک جیسے ہی حقوق بھی حاصل ہیں۔

اصول مساوات کی اس قدر پابندی کی گئی کہ حضور ﷺ کے زمانے میں ایک مسلمان نے کسی غیر مسلم کو ناحق قتل کر دیا تو حضور ﷺ نے قصاص میں مسلمان کو قتل کروا دیا اور فرمایا:

"أَنَا أَحَقُّ مَنْ وَفَّى بِذِمَّتِهِ"[۳۷] فقہ اسلامی میں مسلم اور غیر مسلم کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔

حضور ﷺ کے دور نبوت میں اور خلافت راشدہ کے دور میں تعزیرات اور دیوانی قانون میں مسلم اور غیر مسلم برابر تھے۔

آرٹیکل ۹:

حقوق کی ادائیگی کو یقینی بنانا:

"Nothing in the present declaration shall prevent the fulfillment of international obligations of states in relation to person belonging to minorities in particular, states shall fulfill in good faith the obligations and commitments they have assumed under international treaties and agreement to which they are parties"[38]

ترجمہ: موجودہ ڈیکلریشن میں اقلیتوں کو جو حقوق دیئے گئے ہیں ان کی تکمیل کے سلسلے میں ریاستوں پر جو بین الاقوامی ذمہ داری ہے اس کے راستے میں کوئی چیز روکاوٹ نہ بنے گی۔ خاص طور پر ریاستیں اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہوئے تعمیل کریں گی اس ذمہ داری کی جو انہوں نے بین الاقوامی اعلانات اور معاہدوں میں قبول کی ہے اور اس کو وہ نبھائیں گی، جس کی وہ حصہ دار ہیں۔

اس آرٹیکل میں اس بات کی دوبارہ تاکید کی گئی ہے کہ ریاستوں پر اقوام متحدہ کے طرف سے بین الاقوامی سطح پر جو پابندی عائد ہوتی ہے اس کو نبھائیں گی اور اس سلسلے میں مقامی سطح پر کوئی چیز رکاوٹ نہیں بننے دیں گی۔

مماثلت:

اسلام نے جو بنیادی انسانی حقوق دیئے ان کو کوئی فرد یا ریاست کسی بھی ہنگامی یا بحرانی حالت میں معطل نہیں کر سکتی۔ اگر کوئی حکومت ایسا کرے گی تو اس کو اسلامی حکومت کا سرٹیفکیٹ نہیں دیا جائے گا بلکہ قرآن کی نظر میں وہ حکومت فاسقوں کی حکومت کہلائے گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾[39] ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ اور حکومت نہیں کرتے ہیں وہ لوگ فاسق ہیں۔

لہٰذا اسلامی ریاست ہر حال میں اقلیتوں کے حقوق کی ادائیگی بنانے کی ذمہ دار ہے۔ اگر اسلامی ریاست ایسا نہیں کرتی تو اس ریاست کو اسلامی ریاست کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ کوئی بھی مسلم ریاست اس وقت تک اسلامی ریاست کا سرٹیفکیٹ حاصل نہیں کر سکتی جب تک وہ اپنے اندر موجود اقلیتوں کے حقوق کی ادائیگی کو یقینی نہ بنادے۔

نتائج البحث:

اسلام اور اقوام متحدہ کے قانون میں اقلیتوں کے حقوق کے مابین تقابل کرتے ہوئے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ مغرب میں بین الاقوامی اور علاقائی قوانین بالخصوص اقوام متحدہ کا ۱۹۹۲ء کا اقلیتوں کے متعلق ڈیکلریشن ایک مسلسل اور طویل جدوجہد کا نتیجہ ہے۔

جبکہ اسلام نے اپنی ابتداء میں ہی اقلیتوں کو یہ تمام حقوق بغیر کسی مہم جوئی اور کوشش کے عطا کر دیے۔ اس سلسلے میں اسلام کی پہلی مثالی ریاست، ریاست مدینہ تھی جس میں مسلم اکثریت کیساتھ غیر مسلم اقلیتیں بھی آباد تھیں اور وہ تمام بنیادی انسانی حقوق سے لطف اندوز ہوتی رہیں۔ اختلاف مذہب کے وجہ سے ان کے حقوق سلب نہیں کیے گئے۔ ان کو وہ تمام سیاسی، سماجی، اخلاقی، مذہبی، معاشی اور معاشرتی حقوق حاصل تھے جو مسلمانوں کو حاصل تھے۔ حضور ﷺ، خلفائے راشدین اور بعد کے ادوار میں اسلامی قانون کے تحت اقلیتوں کے حقوق کے بہت سے پہلوؤں کی کارفرمائی آج کے اس ترقی یافتہ دور سے بہت بہتر صورت میں نظر آتی ہے۔

اقلیتوں کے حقوق اور احترام کے معاملے میں اسلام کے عطا کردہ اصول و قوانین زیادہ جامع، مفصل اور مؤثر ہیں۔ اس کے برعکس اقوام متحدہ نے اس طویل جدوجہد کے بعد اقلیتوں کو جو حقوق دیئے ہیں وہ بھی محض کاغذی حیثیت رکھتے ہیں۔ مغربی دنیا میں ان کا عملی نفاذ نظر نہیں آتا۔ اقوام متحدہ محض امریکہ کی ایک لونڈی کی حیثیت اختیار کر چکی ہے دنیا کے مختلف ممالک میں خصوصاً یورپ میں مسلم اقلیتوں کے ساتھ غیر مساوی سلوک ہو رہا ہے لیکن اقوام متحدہ بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ چیچنیا، بوسنیا، صومالیا، انڈیا، کشمیر اور عراق میں بنیادی انسانی حقوق کو بری طرح پامال کیا جارہا ہے، فلسطین میں لاکھوں مسلمانوں کو بے دردی سے موت کے گھاٹ اتارا جاچکا ہے لیکن اقوام متحدہ بس ایک خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔

سفارشات:

۱- اقوامِ متحدہ کو چاہیے کہ اقلیتوں کی جامع تعریف وضع کرے اور اقلیت و اکثریت کے مابین فرق کا واضح پیمانہ مقرر کرے۔

۲- اقلیتوں کے حقوق کے متعلق اسلامی قوانین واضح اور مفصل ہیں لہٰذا بین الاقوامی سطح پر قانون سازی کرتے وقت ان کو مدِ نظر رکھا جائے۔

۳- اقوامِ متحدہ کو مغرب میں آباد مسلم اقلیت کے حقوق کے لیے عملی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔

۴- تمام ممالک جن میں اقلیتیں موجود ہیں ان کو چاہیے کہ اپنے ہاں اقلیتوں کے لئے الگ وزارت قائم کریں تاکہ ان کے حقوق کو عملی طور پر محفوظ بنایا جاسکے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International Licence.

حواشی و حوالہ جات:

1) Jonanth Crownth, Oxford English Arabic Lexicon Advance Learner Dictionary (England: Oxford University Press, 1999),P: 772
2) James, j .Morris, The World Book Encyclopedia (Chicago: Field Enterprises EducationalCorporation, USA, 1958), Vol 11,P:511
3) Study on the Rights of Persons Belonging to Ethnic, Religious and Linguistic Minorities (New York: Francesco Capotori, 1991), P:98
4) Maolana Abu -Al kalam Aazad, masla khilafat, Nafooz press, Lahore , seen, noon, P:316
5) Surah AL-Hujraat 13:49
6) Surah Al-Nisaa 4:1
7) Akhraja hu Al- Beheqi fi shab alayman, raqam al-hadith : 7048
8) Surah Al- Taghabun 64:2
9) UN human rights comission, declaration on the rights of persons belonging to national or ethnic, religious and linguistic minorities" resolution adopted by General assembly (on the report of the third committee a / 47 / 678 / add. 2) 47 / 135 draft a / 47pv. 92 dated18 December, 1992 https : / / www. ohchr. org / en / professional interest / pages / minorities. aspx-accessed : 8 / 11 / 19 .
10) UN human rights commission, declaration on the rights of persons belonging to national or ethnic, religious and linguistic minorities, a / res / 47 / 135, p. 5
11) Surah Al- Room 30:22
12) Surah Al- Hujraat 49:13

13) Maseer Al- Ghuraam AL- Sakino ela Ashraf AL- Emakin Le Ibn Jaozi, jamal Al-Deen Abul Faraj Abdul Al Rehman ban Ali ban Mohammad Al- Jaozi , qaddam lahu va Haqaqq hu va Fa harrasahu : daal / MustafaMohammad Hussain Al-Zahabi , Al- Nashi : Daar al-hadith, al- Tabatul uoola , 1995meem, Vol,1 Page :340
14) The UN declaration on the rights of persons belonging to national or ethnic, religious and linguistic minorities, a / res / 47 / 135, p: 5
15) Surah Al-Baqrah : 2:256
16) Al-Sahee Al-Bukhari, Vol 2,P:117
17) Badae Al-Sanae fi Tarteeb Al-Sharae, Alaudin, Al-Kasane , Abubaker ban Masood, Bairout, Daar al kutb Al-elamia, Vol1,P:7
18) The UN declaration on the rights of persons belonging to national or ethnic, religious and linguistic minorities, a / res / 47 / 135, P: 6
19) Al-Qawaneen Al-faqhia, Ibn jazi Al-Gharnate, (meem 5746)Matba Ul alamnia Bil-rabat , P:39
20) The UN declaration on the rights of persons belonging to national or ethnic, religious and linguistic minorities, a / res / 47 / 135, p: 6
21) Ibid, p: 61
22) Jasaas , ehkaam Al- Quran, Vol 2,P:43
23) Surah Al –Alaq 96:1
24) Surah Al-Baqrah 2:269
25) The UN declaration on the rights of persons belonging to national or ethnic, religious and linguistic minorities, a / res / 47 / 135, p: 6
26) Abu Bakar ben Ahmed ban al-Hussein ban Ali , alhafiz, Al-Sunan Al-kabri, Dar Al-fiqar, Bairout, Lebanon , Vol 8, P:30
27) Burhan , sharah wahib al - rahman, Vol3,P:202
28) The UN declaration on the rights of persons belonging to national or ethnic, religious and linguistic minorities, a / res / 47 / 135, p:7
29) Burhan , sharah wahib Al - Rahman,Vol 3, P:202
30) Surah Al-Maaida 5:5
31) Ehkaam Al-Quran, Jasaas , Abubaker, Ahmed ban Ali Al-Razi, (meem 537) Dar Hayaa Al- Truraas Alarbi, Bairout Lebanon , Vol 02, P:394
32) The UN declaration on the rights of persons belonging to national or ethnic, religious and linguistic minorities, a / res / 47 / 135, p: 6
33) Al-Behiki, shab alayman, Vol 6, P:518
34) Surah Al-Maaida 6:518
35) The UN declaration on the rights of persons belonging to national or ethnic, religious and linguistic minorities, a / res / 47 / 135, p: 7
36) Surah Al- Hujraat13:49
37) Al-Behiki, Al-Sunan, Alkabri, Vol 8, P: 187
38) The UN declaration on the rights of persons belonging to national or ethnic, religious and linguistic minorities, a / res / 47 / 135, p: 7
39) Surah Al-Maida 5 : 47